حج کا طریقہ اور اس کے احکام

الحمد لله رب العالمين . والصلاة والسلام على سيد المرسلين اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم.

وّلله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا (آل عمران:۹۸)

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دنیاوی زندگی گزارنے کے کچھ اصول اور قواعد وضوابط بیان فرمائے ہیں۔ جن کا نام اسلام ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان عالی ہے:

ان الدين عند الله الاسلام

ان اصول وضوابط میں ایک اہم ضابطہ بیت اللہ شریف کا حج کرنا ہے۔ جو کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ ہادی کائنات محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بنى الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة والحج وصوم رمضان (بخاری:۱/۶، کتاب الایمان)

حج بیت اللہ کی ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ احادیث رسول اللہ میں مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العمره الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة (بخاری: کتاب العمرۃ)

عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے جو بھی ان دونوں کے درمیان ہے (یعنی دو عمروں کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے عمرہ سے وہ معاف ہو جاتے ہیں) اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔ مزید فرمایا:

ان الحج يهدم ما كان قبله (مسلم:۱/۷۶، کتاب الایمان)

بیشک حج پہلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ ایک دفعہ امام کائنات ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا:

من حج لله فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه (بخاری:۱/۲۰۶، کتاب الایمان)

جو شخص اللہ کی رضا کیلئے حج کرے تو اس نے بیہودہ بات یا کام اور فسق وفجور والا کوئی کام نہ کیا تو وہ حج سے اس طرح واپس لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اس کو (گناہوں سے پاک) جنا تھا، تمام اعمال اسی وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرتے ہیں۔ جب امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ادا ہوں اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام معاملات کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے مطابق گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ان دنوں چونکہ حجاج کرام کے قافلے حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہو رہے ہیں اس لئے ان بھائیوں کی راہنمائی کیلئے زیر نظر مضمون میں حج کا طریقہ اور اس کے مسائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں تا کہ سب مسلمان بھائی ان اعمال کو کتاب وسنت کے مطابق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حج کی اقسام

سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ حج کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں تا کہ اس کو سمجھنا اور ادا کرنا آسان ہو۔ حج کی تین قسمیں ہیں۔

☆ حج مفرد، ☆ حج تمتع، ☆ حج قران

حج مفرد وہ ہوتا ہے جو صرف حج کیا جائے اس کے ساتھ عمرہ ادا نہ کیا جائے۔

حج تمتع وہ ہوتا ہے کہ حج کے دنوں میں عمرہ ادا کر کے احرام کھول دینا اور حج کیلئے دوبارہ احرام باندھ کر حج ادا کرنا۔

حج قران اس کو کہتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرنا۔ اکٹھا تلبیہ پڑھنا ایک ہی احرام میں حج وعمرہ ادا کرنا، یعنی عمرہ کے بعد احرام کھولنا نہیں۔ بلکہ حج ادا کر کے پھر احرام کھولنا۔ ان میں سے حج تمتع کرنا افضل ہے۔

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اس تقسیم کے بعد اب ضروری ہے کہ حج کا طریقہ بیان کرنے سے پہلے عمرہ ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے تا کہ حج تمتع یا حج قران کرنے والے بھائیوں کیلئے مسئلہ سمجھنا آسان ہو۔ عمرہ ادا کرنے والے

حضرات اگر تو میقات (وہ جگہ جہاں سے حاجی احرام باندھتے ہیں) کے باہر سے آرہے ہیں تو میقات پر احرام باندھیں گے۔ اگر میقات کے اندر رہتے ہیں تو جہاں ہیں وہیں سے (اپنے گھر سے) احرام باندھ لیں ان کو میقات پر آنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ جو لوگ حرم کی حدود میں رہتے ہیں ان کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ وہ بھی اپنے گھر سے ہی احرام باندھ لیں اور بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس کو حرم کی حدود سے باہر نکل کر احرام باندھنا چاہئے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ اہل حرم، حرم کی حدود سے باہر نکل کر احرام باندھیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

احرام کیا ہے؟

حج یا عمرہ کی ادائیگی کا پہلا رکن احرام باندھنا ہے۔ احرام حقیقت میں تو اس نیت اور ارادے کا نام ہے جو حاجی یا معتمر اپنے دل سے کرتا ہے کیونکہ نیت کا تعلق دل سے ہی ہے البتہ اس کے اظہار کیلئے دو چادریں بطور لباس استعمال کی جاتی ہیں۔ جو اس بات کا اظہار و اقرار ہوتا ہے کہ یہ شخص ہمہ قسم کے دنیاوی معاملات سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کیلئے اس کے گھر کی طرف جا رہا ہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

حج یا عمرہ ادا کرنے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو چادریں لیکر ایک کو بطور تہبند باندھ لیا جائے اور دوسری چادر اوڑھ لی جائے مگر سر ننگا رہے۔ احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا خوشبو استعمال کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اگر نماز کا وقت ہے تو نماز کے بعد احرام باندھا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے الگ نفل پڑھنے کی ضرورت نہیں اور اگر نماز کے وقت کے علاوہ احرام باندھنا ہے تو وضو کر کے دو نفل ادا کر کے احرام باندھنا چاہئے۔ احرام باندھنے سے قبل اللھم لبیک العمرہ کے الفاظ سے اپنی نیت اور ارادے کا اظہار کیا جائے۔ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پکارنے کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور فضیلت بھی بیان فرمائی۔ ارشاد نبوی ہے:

ما من ملب يلبى الا لبى ما عن يمينه وشماله من حجر اور شجر او مدرحتى تنقطع الارض من ههنا . وههنا (ابن ماجہ، کتاب المناسک)

جب کوئی تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر' درخت اور کنکر بھی تلبیہ پکارتے ہیں (بلند آواز سے صرف مرد تلبیہ پکاریں، عورتیں آہستہ آواز سے ہی تلبیہ پکاریں)

تلبیہ کے الفاظ:

رسول اللہ ﷺ ان الفاظ سے تلبیہ پکارتے تھے:

لبیک اللھم لبیک، لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک، لا شریک لک (بخاری، کتاب المناسک)

اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تمام نعمتیں تیری عطا کی ہوئی ہیں، اور بادشاہی بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ کہنے کے بعد جو مناسب سمجھیں دعا کر سکتے ہیں۔ جن کو عربی دعائیں یاد ہوں وہ عربی میں پڑھ لیں جو عربی نہیں جانتے وہ کسی دوسری زبان میں بھی دعا کر سکتے ہیں لیکن اس کیلئے ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے۔

بیت اللہ میں پہنچ کر طواف کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دیا جائے اور اپنی اوپر والی چادر کا ایک حصہ دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر دائیں کندھے کو ننگا کر لیا جائے اور بیت اللہ شریف کا طواف حجر اسود سے شروع کیا جائے سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ یا چھڑی حجر اسود کو لگا کر ہاتھ یا چھڑی کو بوسہ دے دیں اور اگر ہاتھ یا چھڑی لگانا بھی ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر دینا ہی کافی ہے۔ اس موقعہ پر دھکم پیل اور دوسروں کو تنگ کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔ پھر دائیں جانب سے طواف شروع کریں (یعنی طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف آپ کے بائیں جانب ہو) اس طرح سات چکر مکمل کر لیں۔ (ایک چکر حجر اسود سے شروع کرکے حجر اسود تک پہنچنے سے پورا ہوتا ہے) ہر چکر میں حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں یعنی بوسہ دیں یا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر اس کو بوسہ دے لیں اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صرف اشارہ کر دیں۔ طواف کے پہلے تین

چکروں میں دھڑکی چال چلیں (یعنی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائیں اور تیز حرکت کریں جیسے عام طور پر ورزش میں کیا جاتا ہے) اس کو رمل کہتے ہیں۔ باقی چار چکر عام درمیانی چال چلتے ہوئے مکمل کریں۔ دوران طواف ذکر اذکار استغفار کریں یا کوئی بھی دعا پڑھیں کیونکہ طواف کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (ابوداؤد/۲۶۰، کتاب المناسک)

اے ہمارے رب ہم کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا فرما اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے آمین۔

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں اس کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا اس کے قریب یا پھر جہاں بھی جگہ ملے دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ پھر آب زمزم پئیں۔ آب زمزم کھڑے ہو کر بھی پیا جا سکتا ہے اور اس موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے کوئی خاص دعا پڑھنا ثابت نہیں۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دعا پڑھنا ثابت ہے۔

اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داءٍ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، نفع بخش علم، بہت رزق اور ہر بیماری سے شفا کا۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا:

ماء زمزم لما شرب له (ابن ماجہ، کتاب المناسک)

آب زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے اس لئے اس موقعہ پر کوئی بھی دعا کی جا سکتی ہے۔

اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں پھر ابداء بما بدء الله به کہتے ہوئے صفا پہاڑی پر آ جائیے، اور پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کرنی چاہئے:

ان الصفا والمروہ من شعائر الله فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوف بهما ومن تطوع خیرا فان الله شاکر علیم.

بے شک صفا اور مروہ (پہاڑیاں) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے اور جو کوئی نفلی طور پہ یہ نیکی کرے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جاننے والا ہے۔

اسکے بعد صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ یہ الفاظ کہے جائیں:

اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ (مسلم ۱/ ۳۹۵، کتاب الحج)

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ (معبود) نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے تمام تعریفیں بھی اس کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست دی۔

اس کے بعد صفا سے مروہ پہاڑی تک جائیں یہ ایک چکر ہوگا پھر مروہ سے واپس صفا پر جائیں تو یہ دوسرا چکر ہوگا اسی طرح سات چکر پورے کئے جائیں۔ سبز ستونوں کے درمیان مردوں کو دوڑنا چاہئے اور دوران سعی (چکر لگاتے وقت) جو دعائیں اور اذکار یاد ہوں وہ پڑھی جائیں۔ صفا مروہ کی سعی کے بعد مرد حضرات سر کے بال منڈوائیں یا کٹا دیں اور خواتین چند ایک بال تھوڑے سے کاٹ لیں۔ اب عمرہ کے تمام ارکان ادا ہو گئے اس کے بعد احرام کھول کر عام کپڑے پہن لیں اور اب وہ تمام کام جو احرام کی حالت میں منع تھے وہ کرنے جائز ہو گئے۔

حج کرنے کا طریقہ

اوپر جو طریقہ بیان ہوا ہے وہ صرف عمرہ ادا کرنے کا طریقہ تھا چونکہ عمرہ میں کوئی خاص دن یا وقت مقرر نہیں ہے یہ کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے جبکہ اسکے برعکس حج کے مخصوص اوقات ہیں جن میں ارکان حج کو

ادا کیا جاسکتا ہے۔تو اب ذیل میں حج افراد یا مفرد ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے البتہ جو امور (باتیں) حج اور عمرہ کی مشترکہ ہیں اختصار کی وجہ سے ان کی طرف صرف اشارہ ہی کیا جائیگا۔ کیونکہ وہ چیزیں عمرہ کے طریقے میں بالتفصیل ذکر ہو چکی ہیں۔

حج کے مہینوں میں میقات سے احرام باندھنا (آج کے دور میں ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کرنے والے اپنے ملک کے ائیر پورٹ سے ہی احرام باندھ سکتے ہیں البتہ وہ نیت میقات پر پہنچ کر کریں گے) احرام سے قبل اللھم لبیک حجا کہہ کر اپنی نیت اور ارادے کا اظہار کیا جائے۔ باقی احرام کے متعلقہ تمام امور وہی ہیں جو عمرہ کے احکام میں بیان ہوئے ہیں۔ مکہ المکرمہ میں آ کر بیت اللہ کا طواف کرنا چاہئے اس کو طواف تحیہ یا قدوم کہتے ہیں۔کوشش کرنی چاہئے کہ ۸ ذی الحجہ کو ظہر سے پہلے پہلے آدمی منی میں پہنچ جائے اگر کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو جائز ہے۔منی میں پانچ نمازیں،ظہر،عصر،مغرب،عشاء (۸ ذی الحجہ کے دن کی) اور نماز فجر (۹ ذوالحجہ کی) باجماعت قصر کر کے ادا کی جائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج وركب رسول الله ﷺ فصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم مكث قليلا حتى طلعت الشمس (مسلم:۱/۳۹۶، کتاب الحج)

جب ترویہ (۸ ذوالحجہ) کا دن آیا تو صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا اور منی کی طرف روانہ ہوئے۔رسول اللہ ﷺ بھی سواری پر نکلے اور منی میں ظہر،عصر،مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کیں۔ سورج طلوع ہونے تک قیام فرمایا،حضرت حارثہ بن وھب الخزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

صليت خلف رسول الله ﷺ بمنى والناس اكثر ماكانوا فصلى ركعتين فى حجة الوداع (مسلم:۱/۲۴۳، کتاب الصلوۃ باب صلوۃ المسافرین وقصرھا)

میں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر منی میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور بھی بہت سے لوگ تھے آپ نے صرف دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۹ ذی الحجہ کو سورج کے طلوع ہونے کے بعد ذکر کرتے ہوئے تلبیہ پکارتے ہوئے یالا الــہ الا اللہ اللہ اکبر اور سبحان اللہ کا وظیفہ پڑھتے ہوئے عرفات کے میدان کی طرف روانہ ہوجائیں اور اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حجاج کرام کو عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

منیٰ سے آتے ہوئے میدان عرفات میں داخل ہونے سے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکیں اور زوال آفتاب کے بعد عرفات میں داخل ہوں یہ مستحب اور افضل ہے اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں رک سکا تو زوال آفتاب سے پہلے بھی میدان عرفات میں داخل ہوا جاسکتا ہے۔ وادی نمبرہ میں زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام صاحب کا خطبہ سننا چاہئے اور پھر نماز ظہر اور عصر جمع کرکے باجماعت نماز قصر (صرف دو، دو رکعت) ادا کریں اور ان دونوں نمازوں ظہر اور عصر کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہ پڑھیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک طویل حدیث میں ہے:

فسار رسول الله ﷺ (ولا تشک قریش الا انه واقف عند المشعر الحرام کما کانت قریش تصنع فی الجاهلیة فاجاز رسول الله ﷺ) حتی اتی عرفة فوجد القبة قد ضربت له بنمرة فنزل بها حتی اذا زاغت الشمس امر بالقصواء فرحلت له فاتی بطن الوادی فخطب الناس ...... ثم اذن ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل بینهما شیاء ثم رکب رسول الله ﷺ حتی اتی الموقف

(مسلم: ۱/ ۳۹۷، کتاب الحج)

بعض لوگ عرفات میں جاکر نہ تو نمازیں جمع کرتے ہیں اور نہ ہی قصر کرکے پڑھتے ہیں (ایسا کرنے والے لوگ رسول اللہ ﷺ کی سنت اور طریقے کی مخالفت کرتے ہیں) حتی کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو کبھی رش اور کبھی مسجد کی دوری جیسے بہانے سنا سنا کر باجماعت نماز پڑھنے سے محروم کردیتے ہیں۔ پاکستان سے جانے والے حجاج کرام کو جو کتب بطور راہنمائی دی جاتی ہیں ان میں بھی یہ تعلیم دی گئی ہے کہ آپ نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں نہ جائیں بلکہ اپنے خیمے میں ہی بیٹھے رہیں ذکر اذکار کرتے رہیں اور ظہر کے وقت ظہر اور عصر کے وقت عصر کی نماز

(الگ الگ) ادا کریں۔

یہ صریحا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت ہے اس لئے ایسا کرنے والے اور خلاف سنت تعلیم دینے والوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے۔

مسلمان بھائیو!!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے اور آپ حج کی ادائیگی کے سلسلہ میں عرفات میں پہنچے ہیں تو آپ کی رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپنائیں۔ کیونکہ میری آپ کی بلکہ سارے جہان کی کامیابی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مبارک احکام اور طریقے پر عمل کرنے میں ہی ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں وقوف کریں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں استغفار کریں۔ اپنے لئے دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ زندہ و فوت شدگان مسلمان بھائیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرتے ہوئے ان کیلئے بھی دعائیں کیجئے۔

وقوف عرفہ

عرفات کے میدان میں یہ وقوف کرنا حج کا رکن ہے اگر کسی حاجی سے یہ رہ گیا تو اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے پوری احتیاط سے کوشش کریں کہ طریقہ نبوی ﷺ کے مطابق اس کو ادا کریں اس کا وقت ۹ ذی الحجہ زوال آفتاب (سورج ڈھلنے) کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ۱۰، ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے پہلے تک ہے اس سے پہلے وقوف کرنا جائز نہیں بہتر تو یہی ہے کہ ظہر، عصر وہاں ہی ادا کر کے بعد مین وقوف کرے لیکن اگر کوئی شخص لیٹ ہوگیا ہے یا اس کو کوئی بھی عارضہ پیش آ گیا ہے تو طلوع فجر تک اس کو اجازت ہے وہ کسی بھی وقت عرفات میں پہنچ کر وقوف کرسکتا ہے۔

میدان عرفات میں جہاں بھی جگہ مل جائے وہاں ہی وقوف کرنا چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عرفة كلها موقف (مسلم) کہ عرفات کا میدان سارے کا سارا وقوف کی جگہ ہے۔

وقوف کیاھے؟

وقف کا معنی ہے ٹھہرنا۔احادیث میں حجاج کرام کے عرفات کے میدان میں ٹھہرنے کو وقوف کہا جاتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ ہوکر اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، رسول اللہ ﷺ کا طریقہ مبارک یہی تھا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

واستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس (مسلم: ۱/۳۹۸)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كنت رديف النبى ﷺ بعرفات فرفع يديه يدعو (نسائی، کتاب الحج)

یوم عرفه کی فضیلت:

۹ ذی الحجہ کی بہت زیادہ فضیلت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفة وانه ليدنو ثم يباهى بهم الملئكة فيقول ما اراد هو لاء (مسلم: ۱/۴۳۶، کتاب الحج)

یوم عرفہ ہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ باقی دنوں کی نسبت زیادہ بندوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔اس روز اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خير الدعاء دعاء يوم عرفه وخير ما قلت انا والنبيون من قبلى لااله الا الله وحده لا شريک له،له الملک وله الحمد وهو على كل شىء قدير (ترمذی)

بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین کلمات جو میں نے کہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام نے کہے وہ یہ ہیں:

لا اله الا الله وحده لا شريک له، له الملک وله الحمد وهو على كل شىء قدير.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے

تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غروب آفتاب تک میدان عرفات میں وقوف کریں سورج غروب ہونے کے بعد بغیر نماز مغرب ادا کئے مزدلفہ کو روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ میں قیام:

عرفات سے واپسی پر سکون، آرام سے چلتے ہوئے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو الگ الگ اقامتوں سے جمع کر کے پڑھیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حتی اتی المزدلفة فصلی بها المغرب والعشاء باذان واحد واقامتین ولم یسبح بینهما شیئا (مسلم:۱/ ۳۹۸، کتاب الحج)

حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچے تو وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔ مزدلفہ میں بھی عرفات کی طرح نمازیں قصر ہی ادا کی جائیں گی۔ صبح فجر کی نماز معمول سے ہٹ کر کچھ پہلے اندھیرے میں ہی ادا کر لینی چاہئے اور نماز کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا چاہئے بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ مشعر الحرام کے قریب کھڑے ہو کر دعائیں کی جائیں لیکن اگر جگہ نہ ملے تو حجاج کرام مزدلفہ میں جہاں جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہی کھڑے ہو کر دعائیں کر سکتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کا سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جائیں اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح عورتیں اور بچے معذور اور بیمار، مزدلفہ میں نماز فجر ادا کئے بغیر آدھی رات کو ہی منیٰ کی طرف روانہ ہو سکتے ہیں۔

مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے بلند آواز سے تلبیہ پکارنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آرام وسکون سے یہ سفر کرنا چاہئے البتہ وادی مُحَسِّر (جس جگہ اصحاب الفیل کا واقعہ پیش آیا) سے تیزی سے گزرنا چاہئے۔

منیٰ میں واپسی

۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی جانب ہے) کو سات کنکریاں

ماریں پھر اس کے بعد قربانی کی جائے اور پھر حجامت بنوائی جائے بال منڈوا لئے جائیں یا صرف کٹوا لئے جائیں دونوں طرح جائز ہے۔ بال منڈوانے کو حلق اور کٹوانے کو قصر کہتے ہیں۔ البتہ حلق افضل ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ رمی جمرة العقبة ثم انصرف الی البدن فنحرها والحجام جالس وقال بیده عن راسه فحلق شقه الایمن فقسمه فیمن یلیه ثم قال احلق الشق الاخر فقال این ابو طلحة فاعطاه ایاه (مسلم:۱/۴۲۱، کتاب الحج)

رسول اللہ ﷺ نے (مزدلفہ سے آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر آپ اونٹوں کی طرف آئے اور انہیں ذبح کیا اور قریب ہی حجام بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے سر مونڈھنے کا حکم دیا تو اس نے آپ ﷺ کی دائیں جانب کے بال مونڈھے تو آپ ﷺ نے وہ بال قریب بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ دوسری جانب سے مونڈھ دو پھر آپ ﷺ نے پوچھا ابوطلحہ کہاں ہے؟ (جب وہ آئے) تو آپ ﷺ نے وہ بال ان کو دے دیئے۔

۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ میں مذکورہ ارکان اسی ترتیب سے ادا کرنے چاہئیں لیکن اگر غلطی سے ان میں تقدیم وتاخیر ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی حرج نہیں۔

طواف زیارت:

قربانی اور حجامت سے فراغت پر حاجی کیلئے بیوی کے علاوہ باقی وہ تمام امور جائز ہو جاتے ہیں جو احرام کی حالت میں منع تھے مثلاً خوشبو وغیرہ استعمال کرنا۔

اسکے بعد مکہ مکرمہ آ کر بیت اللہ کا طواف کریں جس کو طواف زیارت یا طواف افاضہ کہتے ہیں۔ اور یہ حج کا رکن ہے اگر رہ جائے تو حج ادا نہیں ہوگا البتہ اس میں اتنی گنجائش ہے کہ اگر کوئی آدمی یہ طواف کسی شرعی عذر کی وجہ سے ۱۰ ذی الحجہ کو نہ کر سکے تو ۱۳ ذی الحجہ تک کسی بھی دن کر سکتا ہے۔

طواف زیارت کرتے ہوئے رمل نہیں کرنا چاہئے۔ (۱۰، ۱۱ کی درمیانی رات) منیٰ میں واپس آ کر گزاری جائے منیٰ سے باہر رات گزارنے کی صورت میں ایک قربانی بطور کفارہ کرنا واجب ہے۔

ایام تشریق

ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ، اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ان دنوں کی راتیں حجاج کرام کو منیٰ میں گزارنا ہوتی ہیں۔اور ہر روز زوال آفتاب کے بعد تینوں جمرات (جمرہ اولیٰ، وسطی، عقبہ) کو ہر روز کنکریاں مارنا (یاد رہے کہ ۱۰ ذوالحجہ کو مزدلفہ سے واپسی پر جمرہ عقبہ کو کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاتی ہیں مگر باقی تین دن زوال کے بعد ماری جائینگی) اس دوران کثرت سے اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ کا وظیفہ کرنا چاہئے اس کے علاوہ کوئی اور مسنون ورد وظیفہ بھی کیا جا سکتا ہے۔رمی جمار کے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہیں اور رمی کریں (کنکریاں ماریں) اگر کوئی آدمی روزانہ مکہ آکر دن کے وقت بیت اللہ کا طواف کرلیا کرے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے، ضروری نہیں یاد رہے کہ جمرات کو کنکریاں مارتے وقت جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطی کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا چاہئیں لیکن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر بغیر وہاں ٹھہرے واپس آ جانا چاہئے۔

طواف وداع

۱۳ ذوالحجہ جمرات کو کنکریاں ماردی جائیں تو اب مکہ واپس آکر بیت اللہ کا طواف کریں۔اور یہ اس وقت کرنا چاہئے جب مکہ مکرمہ سے اپنے شہر یا ملک کو رخصت ہونے کا ارادہ اور تیاری ہو یہ طواف بھی واجب ہے اگر یہ رہ گیا تو اس کے کفارہ میں ایک قربانی کا جانور ذبح کرنا ہوگا۔

حج تمتع

گذشتہ سطور میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں کہ جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی ادا کیا جائے اور پھر عمرہ اور حج ادا کرنے کا طریقہ بالتفصیل اور بالترتیب ذکر ہو چکا ہے۔جس کو دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے۔کہ اشہر حج (شوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے آٹھ دنوں میں حج تمتع کی نیت سے عمرہ ادا کرے خواہ کسی مہینے اور کسی دن ادا کرے کیونکہ آٹھ ذوالحجہ سے تو حج کے مناسک کی ادائیگی شروع ہو جاتی ہے۔اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے دنوں کا انتظار کرے اور ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر حج کے مناسک

ادا کرے (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے) تو اسکو حج تمتع کہتے ہیں، تمتع کا معنی ہے فائدہ اٹھانا اس شخص نے ایک تو حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ اٹھایا ہے اور دوسرا درمیان میں احرام کھول کر کئی دنیاوی فائدے بھی حاصل کئے ہیں اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔

حج قران

حج قِران ادا کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو حج تمتع کا ہے کہ پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور بعد میں حج کے مناسک ادا کئے جائیں فرق ان دونوں میں صرف اتنا ہے کہ حج تمتع کرتے ہوئے عمرہ کر کے احرام کھول دیا جاتا ہے مگر قِران میں عمرہ ادا کر کے احرام کھولتے نہیں بلکہ احرام کی حالت میں ہی حج کے دنوں کا انتظار کیا جاتا ہے اور پھر حج کر کے احرام کھولا جاتا ہے باقی تمام امور اس طرح ادا کرنے ہیں جیسا کہ حج اور عمرہ کے طریقہ میں الگ الگ تفصیل سے بیان ہو چکے ہیں۔

قربانی

حج تمتع اور حج قِران کرنے والوں پر قربانی کرنا فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس قربانی کی گنجائش نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے تین روزے تو ایام حج (۱۱، ۱۲، ۱۳، ذوالحجہ) میں رکھے اور سات روزے جب گھر (اپنے ملک یا شہر) میں واپس آ جائے ارشاد رب العزت ہے:

فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلک عشرة کاملة (البقرہ:۱۹۶) جو شخص عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھائے اس پر جو میسر ہو قربانی ہے۔ جو شخص قربانی نہ پائے وہ تین روزے ایام حج میں اور سات واپس آ کر رکھ لے یہ مکمل دس ہیں۔

قربانی کا جانور موٹا تازہ اور مُسِنّہ (دو دانت والا یعنی جس کے سامنے والے دو دانت گر کر دوبارہ اُگے ہوں) ہونا چاہئے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جزعة من الضان (مسلم:۲/۱۵۵، کتاب الاضاحی)

مُسِنّہ کے علاوہ ذبح نہ کرو مگر یہ کہ تمہیں مشکل پیش آجائے تو بھیڑ کا جذعہ (کھیرا) ذبح کرلو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجبوری کے علاوہ صرف مُسِنّہ (دو دانت والا یا اس سے بڑا) جانور ہی قربانی کرنا چاہئے اگر واقعی مجبوری بن جائے تو پھر بھیڑ کی قسم سے چھترا یا دنبہ کھیرا (جذعہ) قربانی دیا جاسکتا ہے۔ بکرا، اونٹ، گائے تو مجبوری کی حالت میں بھی کھیرے قربانی نہیں کئے جاسکتے۔ نیز یہ قربانی حجاج کرام میں سے حج تمتع یا حج قران والوں پر فرض ہے حج مفرد (اکیلا) حج کرنے والوں کیلئے قربانی ضروری نہیں اگر چاہیں تو کرسکتے ہیں اللہ تعالیٰ اجر وثواب عطا فرمائیں گے۔

ان شاء اللہ اب آخر میں چند ضروری امور اشارۃ بیان کئے جاتے ہیں:

ارکان حج

حج کے چار ارکان ہیں اگر ان میں سے کوئی بھی رہ گیا ادا نہ ہوسکا تو حج نہیں ہوگا۔

۱۔ احرام ۲۔ وقوف عرفہ ۳۔ طواف زیارت ۴۔ سعی (حج تمتع یا قران کرنے والا، دو سعی کریگا ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی۔ حج ادا کرنے والے پر صرف ایک سعی فرض ہے)۔

واجبات حج

واجبات حج سے مراد ہے کہ یہ چیزیں ادا کرنا فرض ہیں۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی عمل رہ گیا تو اس کے بدلے میں قربانی بطور فدیہ دی جائیگی جس سے اس کمی کی تلافی ہوجائیگی۔ جبکہ ارکان میں سے کسی رکن کے رہ جانے کی صورت میں قربانی اسکا بدل نہیں بن سکتی۔

۱۔ میقات سے احرام باندھنا۔ ۲۔ مغرب تک عرفات میں وقوف کرنا۔ ۳۔ سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک مزدلفہ میں رات گزارنا۔ ۴۔ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔ ۵۔ جمرات کو کنکریاں مارنا۔ ۶۔ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد حجامت بنوانا۔ ۷۔ طواف وداع کرنا۔

شرائط حج

اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر حج فرض کیا ہے۔ کچھ لوگ اخراجات تو برداشت کر سکتے ہیں مگر کوئی دوسری رکاوٹ یا عارضہ پیش آجاتا ہے۔ تو جب تک یہ عارضہ اور رکاوٹ دور نہیں ہوجاتی

اس وقت تک ان سے یہ فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔قرآن وحدیث کی روشنی میں چند شرائط جن کا حج کی فرضیت کیلئے پایا جانا ضروری ہے:

ا۔صاحب استطاعت ہونا' غریب اور فقیر آدمی پر حج فرض نہیں ہے۔'۲۔آزاد ہونا، غلام پر حج فرض نہیں ہے۔'۳۔عاقل ہونا، بیوقوف اور پاگل پر حج فرض نہیں ہے۔'۴۔بالغ ہونا، نابالغ بچے پر حج فرض نہیں اگر کوئی کریگا تو اس کا اجر اسکے والدین کو ملے گا۔ اور اسے بلوغت کے بعد اگر صاحب استطاعت ہے تو حج ادا کرنا ہوگا۔'۵۔مسلمان ہونا'۶۔صحتمند ہونا'۷۔راستہ کا پرامن ہونا، اگر راستے میں جان کا خطرہ ہو تو پھر بھی حج کا فریضہ ساقط ہو جاتا ہے۔'۸۔حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا، اگر حکومت رکاوٹ بن جائے کہ وہ اپنے کفر یا ظلم کی وجہ سے حج کی اجازت نہیں دیتی تو پھر بھی اس شخص سے عدم ادائیگی حج کی وجہ سے مواخذہ نہیں ہوگا۔اس کے علاوہ اگر حج پر جانے والی عورت ہے تو اسکے لئے مزید دو شرطیں ہیں۔

ا۔اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔'۲۔حالت عدت میں نہ ہو۔

یادرہے کہ ان شروط کے مکمل ہونے پر ہی حج فرض ہو جاتا ہے اگر کسی کے پاس مالی طاقت ہے مگر وہ خود حج نہیں کر سکتا تو اسکو چاہئے کہ وہ کسی دوسرے کا خرچہ برداشت کر کے اس کو حج پر بھیج دے جو اس کی طرف سے مناسک حج ادا کردے اسکو حج بدل کہتے ہیں لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے والے نے پہلے اپنا حج ادا کیا ہو۔

مباحات احرام

بعض چیزیں ایسی ہیں جو عام حالات میں تو استعمال ہو سکتی ہیں یا وہ کام کئے جا سکتے ہیں لیکن احرام باندھنے کے بعد وہی چیزیں یا کام محرم کیلئے حرام قرار دی گئی ہیں۔ پہلے ان امور کا ذکر کیا جاتا ہے، جو حالت احرام میں جائز ہیں۔

ا۔غسل کرنا'۲۔سر اور بدن کھجلانا'۳۔مرہم پٹی کروانا'۴۔ادویات استعمال کرنا'۵۔آنکھوں میں سرمہ یا دوائی ڈالنا'۶۔احرام کی چادریں بدلنا'۷۔انگوٹھی، گھڑی، عینک پیٹی یا چھتری وغیرہ استعمال

کرنا' ۸۔بغیر خوشبو کے تیل یا صابن استعمال کرنا' ۹۔سمندری شکار کرنا

ممنوعات احرام

بعض چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں۔

۱۔لڑائی جھگڑا' ۲۔تمام گناہ اور نافرمانی کے کام' ۳۔خوشبو لگانا' ۴۔نکاح کرنا، کرانا یا نکاح کا پیغام بھجوانا یعنی منگنی وغیرہ کرنا' ۵۔بیوی کے پاس جانا' ۶۔خشکی کا شکار کرنا' ۷۔شکاری کی مدد کرنا' ۸۔شکار کیا ہوا جانور ذبح کرنا' ۹۔بال یا ناخن کاٹنا

یہ امور تو مردوں اور عورتوں کو مشترکہ تھے مگر مردوں کیلئے تین چیزیں اور بھی منع ہیں:

۱۔سلا ہوا کپڑا پہننا' ۲۔سر پر ٹوپی پہننا یا پگڑی باندھنا' ۳۔موزے یا جرابیں پہننا

اگر جوتا نہ ہونے کی صورت میں موزے پہننا پڑیں تو ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لیا جائے اور دو چیزیں ایسی ہیں جو عورتوں کیلئے مشترکہ امور کے علاوہ منع ہیں:

۱۔نقاب استعمال کرنا (عورتیں اپنی چادروں کو ہی اس طریقہ سے استعمال کرسکتی ہیں کہ پردہ بھی ہو جائے اور الگ سے نقاب کی شکل بھی نہ بنے۔

۲۔دستانے پہننا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے خاص فضل وکرم سے تمام مسلمانوں کو کتاب وسنت کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے ،سیئات سے درگزر فرمائے اور حسنات کو قبول فرما کر اجر وثواب سے نوازے ،جن کو حج کی توفیق ملی ہے۔ان کو اس کا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے اور جو ابھی تک اس سعادت سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم

اللهم وفقنا لما تحب وترضى